Lesson-5
(Notes)

العبادة واجب الامۃ و الدعوۃ وظیفۃ الامۃ

فقه القلوب

کتاب کا نام: موسوعة فقه القلوب فی ضوء القرآن والسنة

مؤلف: محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ التویجري

تدریس: ڈاکٹر فرحت ہاشمی

المقدمة (صفحہ 9-10)

والمطلوب من كل مسلم استعمال جميع الصلاحيات والطاقات التي أعطاه الله لنشر الهداية والدعوة إلى الله، حتى يعبد الله وحده لا شريك له.

اور ہر مسلمان سے مطلوب ہے کہ اپنی ساری صلاحیتوں اور طاقتوں کو جو اللہ تعالی نے عطا کی ہیں ہدایت کی نشر اور دعوۃ الی اللہ میں لگائیں یہاں تک کہ اللہ واحد کی عبادت شروع ہو جائے جس کا کوئی شریک نہیں۔

والواجب على الأمة أن تتعلم حياة النبي صلى الله عليه وسلم كاملة لتستقيم على أوامر الله، وتتعلم جهد النبي صلى الله عليه وسلم لتقيم العالم على الاستقامة على دين الله عزوجل.

اور امت پر واجب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو سیکھیں تاکہ سیدھا چلے یہ امت اللہ کے احکامات پر، اور سیکھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش کو تاکہ عالم ٹھیک چلے اور کھڑے رہے عالم استقامت پر، اللہ کے دین کے۔

وبسبب ضعف الإيمان، وترك الدعوة إلى الله، صارت الأمة تخاف من بطش الرؤساء والأمراء، ولا تخاف من بطش الله جل جلاله.. وتقدم جهد الدنيا على جهد الدين.. ومحبوبات النفس على محبوبات الرب.. وتؤثر الشهوات على فعل الأوامر، وتطيع المخلوق وتعصي الخالق.

اور ایمان کے کمزور ہونے کے سبب اور اللہ کی طرف دعوۃ دینے کو چھوڑنے کی وجہ سے امت سرداروں اور لیڈرز کی پکڑ سے ڈرنے لگ گئی ہے، اور اللہ جل جلالہ کی پکڑ سے ڈرتے ہی نہیں، اور دنیا کی جدوجہد کو دین کی جدوجہد پر مقدم رکھنے کی وجہ سے (امت ڈر رہی ہے)، اور نفس کی پسند کو رب کی پسند پر مقدم رکھنے کی وجہ سے، اور (امت) خواہشات کو احکامات پر عمل کرنے کے اوپر ترجیح دیتی ہے، اور مخلوق کی اطاعت اور خالق کی نافرمانی کر رہی ہے۔

وحين كانت الأمة قائمة بالدعوة إلى الله، كانت كل يوم تنزل الهداية، ويظهرالحق، ويزهق الباطل، وينتشر التوحيد، وينحسر الشرك.

اور جس وقت امت دعوۃ إلی اللہ کے کام پر قائم تھی (کر رہی تھی)، ہر دن ہدایت اترتی تھی اور حق ظاہر ہوتا تھا، اور باطل بھاگ جاتا تھا، اور توحید پھیلتی جاتی تھی اور شرک شکست کھا رہا تھا۔

والله عز وجل أعطانا الاستعداد الكامل للقيام بالدعوة والعبادة، وأكثر والله المسلمين اليوم ترك الدعوة إلى الله، لأنه صار قانعا بالعمل الصالح، فالعابد ميدانه نفسه.. والداعي ميدانه كل الناس.. وكلاهما على خير.. لكن القطرة لا تقارن بالبحر، وكلاهما لازم

اور اللہ عزوجل نے ہمیں دعوت کا کام کرنے کے لیے اور عبادت کے لیے مکمل طاقت عطا کی ہے، اور اکثر مسلمانوں نے آج کل دعوۃ الی اللہ چھوڑ دیا ہے، کیونکہ وہ نیک کاموں پر قانع ہوگئے ہیں، عابد کا میدان اس کا اپنا نفس ہوتا ہے،.. اور داعی کا میدان سارے کے سارے انسان ہیں۔ دونوں ہی اچھا کر رہے ہیں لیکن قطرہ کا سمندر کے مقابلہ میں موازنہ نہیں کیا جاسکتا، (اگرچہ) دونوں ہی لازم ہیں۔

فالعبادة واجب الأمة، والدعوة وظيفة

عبادت امت کا فریضہ ہے، اور دعوۃ امت کا وظیفہ (پیشہ) ہے۔

ورحمة الله لنا مشروطة برحمة جميع من في الأرض، وكيف نكون رحمة للعالمين وقد تركنا الكفار والمشركين والعصاة تائهين ضالين، منحدرين في أودية الكفر والفسق والفساد؟.

اور اللہ تعالی کی رحمت ہمارے لیے مشروط ہے ان سب پر رحم کرنے کے ساتھ جو (مخلوقات) زمین پر ہیں، اور ہم رحمت للعالمین کیسے ہوسکتے ہیں حالانکہ ہم نے کفار، مشرکین، گناہ گاروں کو چھوڑ دیا ہے حیران و پریشان، بھٹکنے والے، گرنے والے، کفر اور نافرمانی اور فساد کی وادیوں میں۔

ومن العجيب أننا نقطع صلاة الفريضة لإنقاذ نفس من الهلاك، وهذا واجب،ونترك ما هو أعظم منه، وهو ترك ملايين البشر يغرقون في أودية الكفر والفسوق والعصيان، ويذهبون إلى النار بعد موتهم.

اور عجیب بات ہے بے شک ہم ایک جان کو ہلاکت سے چھڑانے کے لیے فرض نماز ترک کر دیتے ہیں، اور یہ واجب ہے (کہ اس وقت نماز چھوڑے اور جان بچائے) اور جو اس سے بھی بڑی چیز ہے اسے ہم چھوڑ دیتے ہیں، اور ملین لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ کفر، گناہ اور نافرمانی کے (کاموں میں) وادیوں میں ڈوب رہے ہیں، اور وہ موت کے بعد آگ کی طرف جارہے ہیں (اور ہم اپنی عبادت میں مشغول ہیں)۔

إن من الخسارة الفادحة أن ينفق المسلم أوقاته وأمواله، وفكره ونشاطه، في سبيل الدنيا الفانية، غافلا عن إصلاح نفسه، وإصلاح غيره، والعمل بما يحبه الله ويرضاه من الأعمال الصالحة.

بے شک سب سے بڑی خسارہ والی بات یہ ہے کہ مسلمان اپنے اوقات اور اموال اور اپنی فکر اور اپنی خوشی فانی دنیا کے راستے میں خرچ کرے (کھپا دے) اپنے نفس کی اصلاح اور دوسروں کی اصلاح سے غافل رہے اور اس عمل سے غافل رہے جس کو اللہ تعالی پسند کرتا ہے اور جس سے اللہ راضی ہوتا ہے۔

والمسلم إذا لم يسلك طريق الأنبياء والمرسلين، لم يبق له إلا حياة البهائم والطواغيت والشياطين.

اور مسلمان جب انبیاء اور رسولوں کے طریقے پر نہیں چلتا (پھر) اس کے لیے جانوروں، سرکش اور شیطان کی زندگی کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہتا۔

ومن المؤسف حقا أننا نقف ضد مرتكب الجريمة في شأن المخلوق، ولا نقف ضد مرتكب جريمة الكفر والشرك في شأن أحكم الحاكمين، فهلا ندعوه إلى الله، ونعلمه الدين، ليرضى عنه رب العالمين، ويكرمه بالجنة دار المتقين.

اور بہت افسوس کی بات یہ ہے ہم کھڑے ہو جاتے ہیں اس شخص کے خلاف جو مخلوق کے حق میں کوئی جرم کرتا ہے، اور ہم اس کے خلاف کھڑے نہیں ہوتے جو أحکم الحاکمین کے خلاف کوئی جرم کرتا ہے، جیسے کفر اور شرک کرتا ہے۔ تو کیوں نہ ہم اس کو اللہ کی طرف بلائیں، اور اس کو دین سکھائیں، تاکہ رب العالمین اس سے راضی ہو جائے اور اسے جنت میں متقین کے گھر کی شکل میں عزت دے۔

إن جميع مشاكل العالم البشري تعود إلى عدم طاعة الله ورسوله.

بے شک دنیا کی ساری مشکلات لوٹتی ہیں (ان کی وجہ یہ ہے) کہ ہم نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت چھوڑ دی ہے۔

ولحل جميع هذه المشاكل يجب علينا تحكيم القرآن والسنة، وأخذ العلاج منهما: وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدۡخِلۡهُ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبۡهُ عَذَابًا أَلِيمًا [الفتح: 17]

اور مشکلات کا حل یہ ہے کہ ہم پر واجب ہے قرآن و سنت کو حکم بنادیں اور ان دونوں سے علاج لے لیں۔

جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو منہ موڑے گا اس کو دردناک عذاب دے گا۔

سیکھنے کی باتیں

▪ میرا کام اس وقت تک ختم ہو ہی نہیں سکتا جب تک دنیا کا ہر شخص مسلمان نہ ہو جائے۔

▪ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو باقاعدہ طور پر جانیں اور سیکھیں ۔

▪ سیکھنا اس لیے ہے کہ ہم خود بھی جمیں اور دوسروں کو بھی اس راہ پر جمائیں۔

▪ جب کبھی زندگی میں کوئی مشکل آئے، اپنے ٹارگٹ پورے نہ کرپائیں، دل بیٹھا جائے تو اپنا محاسبہ کریں اور سوچیں کہ میں نے اللہ تعالی کا کونسا حکم چھوڑا ہوا ہے، اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ مجھے میری کوتاہی دکھادے، ان شآء اللہ وہ دکھائے گا۔

▪ ہم چاہتے ہیں کہ ہر طرف توحید ہو، شرک ختم ہو، اسکی چابی دعوۃ الی اللہ ہے اور اسکو ہم نے کھو دیا ہے۔ چابی کے بغیر دروازہ کیسے کھلے گا۔

ہمارے پاس قران و سنت کی صورت میں بہترین دلیل موجود ہے مگر ہم نے اسکو دعوہ کے کام میں چھوڑ دیا ہے۔

سیکھنے کی باتیں

- ہم سب اجتماعی طور پر اس کوتاہی کا شکار ہیں اور اس پر توبہ کی ضرورت ہے۔
- دعوۃ الی اللہ سمندر کی طرح ہے اور عبادت اسکے مقابلے میں قطرہ کی طرح ہے۔ اسوہ حسنہ یہ ہے کہ صرف اپنی ذات پر فوکس نہ کیا جائے بلکہ ذاتی عبادات کے ساتھ ساتھ لوگوں تک دین پہنچانا، انکی تربیت کرنا اور افراد تیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔
- دعوۃ الی اللہ اور عبادت دونوں ضروری ہیں۔ ایک کام کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسرا چھوڑ دیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کام ایک ساتھ ہی کیے ہیں۔
- افراد کی تیاری کے لیے استقامت کی ضرورت ہے۔
- صحابہ نے عوام میں پھیل کر کام کیا اور اپنا پورا کلچر لوگوں میں منتقل کیا۔
- یہ مصمم ارادہ کرلیں کہ اپنے اندر کوئی ایسی قابلیت پیدا کریں جس سے دوسروں کی زندگی میں بہتری لاسکیں اس کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جہد اور محنت کو سیکھیں۔
- جب تک انسانوں کے ساتھ ہمدردی نہیں برتیں گے، اللہ کی رحمت ہم پر نہیں آئے گی۔

سیکھنے کی باتیں

▪ ہر انسان گناہوں کی آگ جلا رہا ہے، نماز اس آگ کو بجھاتی ہے، ہم نماز پڑھنے کو مشکل نہ سمجھیں۔

▪ کتنے بھی کام ہوں قرآن پڑھنا پڑھانا نہ چھوڑیں جیسے کھانا پینا سب کاموں کے باوجود نہیں چھوڑتے۔

▪ کاموں کو چھوڑنے کی عادت انسانی کمزوری ہے۔

زندگی میں حقیقی ٹارگٹ سیٹ کریں تب ہی بڑے مقاصد حاصل ہوسکتے ہیں۔ یہ کام شروع میں نفس پر بھاری ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ عادی ہو جاتا ہے۔

▪ دنیا کی ہر مشکل کے پیچھے اللہ رسول کی نافرمانی ہے۔

▪ کسی نے حسن بصری کو خوش دیکھا تو اس کا راز پوچھا، انہوں نے چار باتیں بتائی جس میں سے ایک یہ ہے کہ جو میرا فرض ہے وہ میرا ہی فرض ہے اس لیے مجھے کر لینا چاہیے کیونکہ وہ مجھ سے پوچھا جائے گا۔

▪ اس کتاب کو خود سیکھیں اور کسی ایک کو پڑھانا شروع کریں۔

Website Link

http://www.alhudamedia.com/Media/Tarbiyyah/Fiqh_al-Qulub/Fiqh_al-Qulub-0005-Al-Muqaddimah_Al-Ibadatu_Wajibu_al-Ummati_Wa_al-Dawatu_Wazifatu_al-Ummati_Page_9-10.mp3